ملاطفات

لجنہ اماء اللہ پاکستان



ملا طفات

لجنہ اماء اللہ پاکستان

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے کافی عرصہ سے یہ تجویز زیر غور تھی کہ عائلی معاملات کے بڑھتے ہوئے مسائل کے پیش نظر بزرگان کے قیمتی ارشادات ونصائح پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے جو کہ رخصتی کے موقع پر دی جائے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو پیارے آقا رحمتِ دو عالم آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات، خلفاء کی قیمتی ہدایات، حضرت امّاں جانؓ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ کی زریں تحریرات پر مشتمل کتاب شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب ہماری نو بیاہتا بچیوں کے لئے مشعلِ راہ ہو اور وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے کامیاب وکامران زندگیاں گزاریں اور اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائیں، وہ محبت کرنے والی ہوں، اپنے خاوندوں کے والدین کی عزت اور خدمت کرتے ہوئے خدا کی رضا کے حصول کی ہر دم خواہاں رہیں۔ اس طرح اُن کے گھر امن اور سلامتی کا گہوارہ بنیں اور اسی نیک اور پاک ماحول میں جب ان کے بچے پروان چڑھیں تو وہ معاشرہ اور احمدیت کا مضبوط ستون ثابت ہوں اور نسل در نسل یہ سلسلہ کامیابی سے چلتا چلا جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

فہرست مضامین

ایک عظیم دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(سورة الفرقان آیت نمبر 75 از تفسیر صغیر)

اپنے خاوندوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک پانے اور متقیوں کا امام بننے کے لئے قرآن پاک نے ہمیں یہ عظیم دعا سکھلائی جو ہمیں ہر وقت کرنی چاہیئے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔

(سورة التحریم آیت نمبر 7)

رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ عورتوں کے لئے سراپا رحمت بن کر آئے اور عورتوں کے حقوق وفرائض اس طرح قائم فرمائے کہ جن پر عمل گھروں کو جنت نظیر بنا سکتا ہے۔

وہ رحمتِ عالمؐ آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(از درعدن)

احادیث مبارکہ

’’تو دیندار عورت کو ترجیح دے‘‘

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حُسن و جمال کی وجہ سے یا اسکی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے، اللہ تیرا بھلا کرے اور

تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔"

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

سامانِ زیست کیا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دنیا تو سامانِ زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامانِ زیست نہیں۔"

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب افضل النساء)

حضرت مغفل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو، تاکہ کثرتِ افراد کی وجہ سے سابقہ امّتوں پر فخر کر سکوں۔"

(ابو داؤد کتاب النکاح باب تزویج الابکار، نسائی)

بہترین رفیقۂ حیات

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقۂ حیات بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجا لائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اس سے بچے۔"

(نسائی بیہقی فی شعب الایمان۔مشکوٰۃ)

رشتہ کے سلسلہ میں تحقیق

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی جب کسی جگہ رشتہ طے کرنا چاہے تو اگر ہو سکے تو پہلے اس لڑکی اور اسکی سیرت و عادت کے بارہ میں تحقیق کر لے۔“ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ رشتہ کرنا چاہا تو میں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر اس سے شادی کی۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب الرجل ینظر الی المرأة وَھو یرید تزوجھا)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ وہ نکاح کریگا یا اس رشتہ کو چھوڑ دے گا۔“

(بخاری کتاب النکاح باب لا یخطب علی خطبة اخیه)

نکاح کے موقع پر خطبہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقعہ پر اس طرح خطبہ پڑھنا سکھایا ہے۔

”کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے سو ہم اسکی حمد کرتے ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اس سے ہدایت کے طلب گار ہیں کیونکہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ

گمراہ قرار دے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے ان آیات کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ

(الف)۔اے ایمان دارو ! اللہ کا تقویٰ اسکی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

(آل عمران 103)

(ب)۔ اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ اُسکے ذریعے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (النساء:2)

(ج)۔اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو صاف اور واضح ہو پیچدار نہ ہو (بلکہ سچی اور سیدھی سادی ہو اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے اعمال درست کریگا اور بھلائی کا حامل بنا دیگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور جو شخص اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرنیوالا اور فائز المرام ہے[1]

(الاحزاب 71.76)(مسند الامام الاعظم کتاب النکاح)

شادی کی دعوت پر غرباء کو بلانا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة و بخاری)

خلق کے لحاظ سے بہترین مرد

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مومنوں میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔''

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأة علی زوجھا)

عورتیں شیشے اور آبگینے ہیں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام اَنجشہ تھا حُدِی خوانی کر رہا تھا اور اس وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اے اَنجشہ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حُدِی خوانی کرو تا کہ اونٹ تیز نہ چلیں کیونکہ ان پر شیشے اور آبگینے

. صفات

ہیں یعنی نازک مزاج عورتیں سوار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھبرانے لگیں اور ان کا نازک دل خوف محسوس کرے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمة النّبیؐ للنساء)

نماز کے لئے میاں بیوی کا ایک دوسرے کو اٹھانا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے، اگر وہ اُٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اُٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔'

(ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب قیام اللیل)

خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی عورت

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل

ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عُمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُنکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہوسکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔

حضور ﷺ اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ:

اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کرسکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی حضور ﷺ ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کرسکتی ہے۔ پھر آپ ﷺ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اسکے خاوند کو اپنی

ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

(اُسُد الغابة فی معرفة الصحابة ص 399 الاستیعاب فی مَعْرفة الاصحاب ص 726)

خاوند کی رضا

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔''

(ابن ماجه کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأة)

خاوند کی اطاعت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے اور نہ اسکی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر آنے دے۔''

(بخاری کتاب النکاح باب لاتاذن المرأة فی بیت زوجها الا باذنه)

خاوند کا مقام

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر میں کسی کو حکم دے سکتا ہوں کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔''

(ترمذی کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأة)

عورتوں سے نرمی کا سلوک

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے، پسلی کے اوپر کے حصّہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ لیکن اگر اس کے ٹیڑھے پن کے باجود اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھا لو گے۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریتہ)

ہمیشہ اچھی باتوں پر نظر رہنی چاہیئے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہیئے اگر اسکی ایک بات اُسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہو سکتی ہے‘‘ (یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہیئے۔)

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنسآء)

بیوی کا خاوند پر حق

حضرت معاویہ بن جیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی۔اے اللہ کے رسول ﷺ ! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کِھلا ، جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا۔(اس کی کسی غلطی کی وجہ سے سبق سکھانے کے لئے)اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔'' (ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علیٰ زوجها)

ناشکرگزاری کی عادت کی وجہ سے گھر کا سکون غارت ہو جاتا ہے

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے آگ دکھائی گئی ہے۔میں نے اس میں اکثر عورتوں کو مبتلا پایا۔کیونکہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔عرض کیا گیا،کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔نہیں، بلکہ احسان ناشناسی کی مرتکب ہوتی ہیں اگر ساری عمر احسان کیا جائے اور پھر کوئی بات خلافِ طبیعت وہ دیکھیں تو چیخ اُٹھتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں کی (مقصد یہ ہے کہ ناشکرگزاری کی عادت کی وجہ سے گھر کا سکون غارت ہو جاتا ہے۔لڑائی جھگڑے کی راہیں کھلتی رہتی ہیں۔عورتوں کو اس سے بچنا چاہیئے اور جس میں ایسی عادت ہو اُسے ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔)''

(بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر و کفر دون کفر فیه)

شادی میں لڑکی کی پسند کی حیثیت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضا مندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اُسکا رشتہ اسکی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اسکے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اسکے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اس کا رشتہ کیا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے کئے ہوئے رشتے کو توڑ کر بچے کے چچا یعنی عورت کے دیور سے اسکا رشتہ کر دیا۔ (یعنی شادی کے معاملہ میں لڑکی کی پسند اور اسکی مرضی کو بھی مدّ نظر رکھنا چاہیئے۔)

(مسند الامام الاعظم کتاب النکاح ص133)

شیطان کے شر سے بچنے کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت یہ دُعا مانگے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچّے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر ان کے لئے کوئی بچّہ مقدّر رہوا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔''

(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا اتی احله ، مسلم)

والدین کی ذمّہ داریاں

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔پھر اس کے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں یعنی قریبی ماحول سے بچّے کا ذہن متأثر ہوتا ہے جیسے جانور کا بچہّ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے،کیا تمہیں اُن میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟یعنی بعد میں لوگ اسکا کان کاٹتے ہیں اوراُسے عیب دار بنادیتے ہیں۔"

(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطر)

حضرت ایوّبؓ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔"

(ترمذی ابواب البر والصلۃفی ادب الولد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اپنے بچوّں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤاوران کی اچھی تربیت کرو۔"

(ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے لئے دعائیں

نجات اِن کوعطا کر گندگی سے　　براءت ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے　　بچانا اے خدا! بدزندگی سے

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال　　نہ آوے ان کے گھر تک رعبِ دجّال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال　　نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ　　نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ　　مرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا　　مصیبت کا، اَلم کا، بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا　　جب آوے وقت میری واپسی کا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کے لئے خصوصی نصائح

خاوند کی اطاعت

عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھ دے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھ دے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے پھر اس کو اصل جگہ پر رکھ دے تو اس عورت کو چاہیئے کہ چون وچرا نہ کرے بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔

عورتوں کے حقوق

عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مرد پر بھی اس

کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔

دیکھو کہ موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورُو بچوں کا پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں سَر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورُو بچّوں کا گذارہ ہو۔ بڑے بڑے عہدے دار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ کیا ہوتا ہے؟ عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہیے کپڑا چاہیئے۔ مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے۔

یہانتک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اَور بھی دو کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ اُن کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

نوحہ اور سیاپا کرنا

ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل

مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں۔ یعنی ہم خدا تعالیٰ کا مال اور مِلک ہیں۔ اُسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔

دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلّا نا رونا اور کچھ مُنہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے۔ یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرامخور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دُور دُور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکروفریب سے مُنہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صد ہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی۔ اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

بیوہ عورت کا نکاح

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مَیں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول ﷺ کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ ﷺ پیارا ہے اُس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر لے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

مردوں کی فرمانبرداری

عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ بُرا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں ایسی عورتیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک لعنتی ہیں ان کا نماز ، روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہوسکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجالائے اور پسِ پشت اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مَردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو مَیں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکمِ ربّانی سن کر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول ﷺ اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چُراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کو جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔

خاوند کی دوسری شادی

عورتوں میں یہ بھی ایک بدعادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں اور بندۂ خدا کو

ناحق ستاتے ہیں ۔ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے جس میں صد ہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔پھر جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں بُرا کہا جاوے۔ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں کیونکہ وہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے ربِّ کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بدذات بیوی ہو تو اُسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

پہلی بیوی کی موجودگی میں نکاح

بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے۔اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

ہماری قوم میں یہ بھی ایک رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبّر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکامِ شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجبِ فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات 14) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

شادی پر فضول خرچ

ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں۔ اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

شریعت کی پابندی، زکوٰۃ ادا کرنا

ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیوران کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں ،بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں ۔جیسے چیچک کی پُوجا۔بعض فرضی دیویوں کی پوجا کرتی ہیں ۔بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط رکھ دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں ،مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ۔ہم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلّت اور رُسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضبِ الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کی انتہا نہیں ۔وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ التَّبَعَ الْھُدٰی۔

خاوند کے والدین کی عزت اور خدمت میں برکت

ایک لڑکی کی اس کی ساس کے ساتھ اچھی نہیں بنتی تھی ۔لڑکی نے برسبیلِ شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا کہ بُرا مقام ہے جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو بہت بُرا منایا کہ:۔

شہر تو کوئی برا ہوتا ہی نہیں ۔اگر کسی شہر کو برا کہا جائے تو اس سے مراد اس

ے شہر والے ہوتے ہیں۔ پس نہایت قابلِ افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا فقرہ زبان پر لاتی ہے یا اس طرح اپنے خاوند اور اس کے والدین کی بُرائی کرتی ہے۔

اور اس کے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ:۔

خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔ یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بُرا بھلا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سُسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابلِ عزت بزرگ ہیں۔ وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے یہانتک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے تو اس کے لڑکے کو چاہیئے کہ وہ طلاق دیدے۔

پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سُسر کے کہنے پر اس کو طلاق مِل سکتی ہے تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔ اس لئے ہر ایک عورت کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے مگر والدین تو اپنے بچہ سے کچھ نہیں لیتے وہ تو

اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے اور آئندہ زمانے کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جُدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سبّ وشتم پر اُتر آتی ہے اور یہ ایک ایسا ناپسند فعل ہے جس کو خدا تعالیٰ اور مخلوق دونوں ناپسند کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ایک حقوق اللہ اور ایک حقوقِ عباد۔پھر اس کے دو حصّے کئے ہیں یعنی اوّل تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال۔اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سُسر کی خدمت اور اطاعت۔پس کیا بدقسمت ہے جو اِن لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم)

زیادہ تر جھگڑے بدگمانی سے پیدا ہوتے ہیں ان سے بچنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں

شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

جولوگ بدگمانی کوشیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
اِک بات کہہ کہ اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج ہراک وقت بوتے ہیں
تم دیکھ کربھی بدکو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقابِ خدائے جہان سے

جہیز کا مطالبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بہت دفعہ نکاح پڑھاتے وقت جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ مطالبات نہ کریں۔27مارچ 193ء کو نکاح کا خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا:۔

''اس امر کی طرف اپنی جماعت کومتوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رسمیں خواہ کسی رنگ میں ہوں بری ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے اگر بعض رسمیں مٹائی ہیں تو دوسری شکل میں بعض اختیار کر لی ہیں۔نکاحوں کے موقعوں پر پہلے تو گھروں میں فیصلہ کرلیا جاتا تھا کہ اتنے زیور اور کپڑے لئے جائیں گے ۔پھر آہستہ آہستہ ایسی شرائط تحریروں میں آنے لگیں۔پھر میرے سامنے بھی پیش ہونے لگیں۔شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اسکے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اسکے اور کوئی معنے میری سمجھ میں نہیں آئے

......میں آئندہ کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو گیا کہ کسی نکاح کے لئے زیور اور کپڑے کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کروں گا۔''

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی بڑی صاحبزادی سیّدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر ایک اہم تقریر فرمائی تھی۔ اس تقریر سے اصولی طور پر ان رسومات کے متعلق راہ نمائی ہوتی ہے۔ جہیز کے متعلق آپ نے فرمایا:۔

''دوسری بات جہیز دینا ہے جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے، عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں ہے اور اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو وہ سخت غلطی کرتا ہے ہاں اگر والدین اپنی خوشی سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں لڑکے والے نہ دیں گے تو یہ ناجائز ہوگا۔ شریعت نے ہر مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے در حقیقت ہم پر اتمامِ حجت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔ (ملفوظات جلد دوم ص 1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے متعلق الہام ہوا جس سے پتہ چلا کہ وہ اپنی بیوی سے بعض معاملات میں سختی کرتے تھے فرمایا۔اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں کہ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے''وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْف۔یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد،خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے،جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑ دو'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص37 حاشیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعائیہ اشعار

عطا کر جاہ و عزّت دو جہاں میں — ملے عظمت زمین و آسماں میں
بنیں ہم بُلبُلِ بُستانِ احمدؐ — رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنّت — ہو آبادی ہمیشہ اِس مکاں میں
ہماری نسل کو یارب بڑھا دے — ہمیں آباد کر کون و مکاں میں

ہماری بات میں برکت ہو ایسی
کہ ڈالے رُوح مُردہ اُستخواں میں
الٰہی ! نُور تیرا جاگزیں ہو
زباں میں، سینہ میں، دِل میں، دہاں میں
غم و رنج و مصیبت سے بچا کر
ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اَماں میں
بنیں ہم سب کے سب خُدّام احمدؐ
کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں
عطا کر عمر و صحت ہم کو یا رب
ہمیں مت ڈال پیارے امتحاں میں

ازکلام محمود

خدا تعالیٰ کا شکر اور دُعا بزبانِ حضرت امّاں جانؓ (از درثمین)

ہے عجب میرے خُدا میرے پہ احساں تیرا
کِس طرح شکر کروں اے مِرے سلطاں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے
صِدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رُسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

میری اولاد کو تُو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وُہ چہرۂ تاباں تیرا

عُمر دے، رِزق دے اور عافیت وصحّت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وُہ عرفاں تیرا

اَب مُجھے زندگی میں ان کی مصیبت نہ دِکھا
بخش دے میرے گُنہ اور جو عِصیاں تیرا

اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے، یہ کر فضل ان پر
ہر کوئی اِن میں سے کہلائے مُسلماں تیرا

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مُراد
بات جب بنتی ہے جب سارا ہو ساماں تیرا
میرے پیارے مجھے ہر دَرد و مصیبت سے بچا
تُو ہے غفاّر یہی کہتا ہے قُرآں تیرا
ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حُکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دَوراں تیرا

حضرت امّاں جانؓ کی بچیوں کو نصائح

آپ نے اپنی بڑی بیٹی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو رخصتی سے پہلے نصائح کیں۔

اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو، ہرگز کبھی نہ کرنا۔شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔

اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا صاف کہہ دینا کیونکہ اسی میں عزت ہے۔اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

کبھی ان کے غصّہ کے وقت نہ بولنا۔تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو معلوم ہو کہ یہ اسوقت حق پر نہیں ہیں۔تب بھی اس وقت نہ بولنا۔غصّہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔اگر غصّے میں کچھ

سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

ان کے عزیزوں کو ،عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔کسی کی برائی تم نہ سوچنا۔خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ لینا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا کرے گا۔

شادی کے وقت عظیم دعا گو ماں کی سنہری نصائح پر عمل کرتے ہوئے 12 سال کی لڑکی بہترین بیوی اور بہترین بہو اور بہترین ماں ثابت ہوئی جیسا کہ آپ کی زندگی اس کی شاہد ہے ۔رخصتی سے پہلے بچیوں کو آپ اکثر نصیحت فرماتیں :۔کہ اب تم اپنے گھر جا رہی ہو وہاں کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے تمہارے سُسرال والوں کے دلوں پر میل اور نفرت پیدا ہو،اور تمہارے والدین کے لئے باعثِ بدنامی ہو۔

ہمیشہ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے پیار و محبت کرنا۔ساس نندوں کا ادب ملحوظ خاطر رکھنا۔اکثر عورتوں میں یہ بڑا عیب پایا جاتا ہے کہ وہ ساس نندوں کی ذرا ذرا سی بات کو اپنے خاوندوں سے کہہ دیا کرتی ہیں بلکہ اس میں اپنی طرف سے کچھ مزید اضافے کرتی ہیں جس سے گھر میں لڑائی اور فتنہ پیدا ہوتا ہے پس خبردار تم ایسی مذموم اور مغلوب باتوں سے بچی رہنا اور جو بات جہاں ہو وہاں چھوڑ دینا۔ورنہ تم سے ہر شخص نفرت کرے گا یاد رکھنا ہمیشہ آہستہ نرم آواز اور شیریں کلام کو کام میں لانا۔میاں کی خدمت میں کبھی کمی نہ کرنا۔اگر اس کی اطاعت اور خدمت گزاری میں ذرا سی کمی ہوئی تو سمجھ لینا کہ دین و دنیا میں کہیں

ٹھکانہ نہ ملے گا۔ وہ تمہارا مجازی خدا ہے۔اس کا حکم ماننا تمہارا خاص فرض ہے۔

حضرت اماّں جانؓ عورت کی عزت کے بے حد نازک ہونے کے متعلق اکثر نصیحت فرماتی ہیں ۔عورتوں کا بھی آپس میں زیادہ بے تکلف ہونا یا فضول مذاق وغیرہ آپکو بے حد گراں گزرتا اور ناپسند ہے۔ جو بیوی اپنے شوہر سے زیادہ محبت کرے اسکے ذکر سے خوش ہوتیں اور پسندیدگی کا اظہار فرماتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا عورت کی عصمت، عزت بہت نازک چیز ہے۔موتی کی آب جاتی رہتی ہے تو اس کی وہ قیمت نہیں رہتی جو صاف شفاف دُرِّ ناسفتہ کی ہوتی ہے۔اپنی عصمت کی حفاظت عورت کو کرنا بہت ضروری ہے۔ (تحریرات مبارکہ)

یہ دعائیہ اشعار حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی بیٹی صاحبزادی سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ پر کہے۔

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو
ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
ہر ایک دو جہان کی نعمت نصیب ہو
علم وعمل نصیب ہو عرفاں ہو نصیب
ذوقِ دعا و حسنِ عبادت نصیب ہو
محمود عاقبت ہو، رہے زیست بامراد
خوشیاں نصیب، عزت ودولت نصیب ہو
ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
ہر ہر قدم پہ اُس کی اعانت نصیب ہو

بس ایک درد ہو کہ رہو جس سے آشنا
محبوبِ جاوداں کی محبت نصیب ہو
ہر وقت دل میں پیار سے یادِ خدا رہے
یہ لذّت و سرور یہ جنت نصیب ہو
تسخیرِ خلق خُلق و محبت سے تم کرو
ہر ایک سے خلُوص و محبت نصیب ہو

از درّ عدن

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا نہایت قیمتی پیغام احمدی بچوں کے نام

پیارے بچو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ذرا سنو! تم سے بس دو باتیں کہنا ہیں۔ زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ تم چھوٹے ہو بے شک۔ مگر دعا کرنا صرف بڑوں کا حق نہیں۔ اس نعمت سے سبھی فائدہ اٹھانے کے حق دار ہیں تو تم کیوں نہ اٹھاؤ؟ ابھی سے دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اپنے اللہ میاں سے اپنے لئے دین و دنیا کی ہر خیر و نعمت مانگو، نیک قسمت مانگو اور دعا کیا کرو کہ مولیٰ ہمیں ہر دھوکے اور فتنہ سے بچانا۔ ہمیں شیطان کے پھندے میں نہ پھنسنے دینا، ہم صادق رہیں، نیک رہیں، ہمیشہ صادقوں کے ساتھ رہیں۔ خلافت سے وابستہ رہیں۔ زندگی کی ہر راہ پر تو ہی ہمارا دستگیر بن جائے اور راہنمائی فرمائے۔

جب مَیں چھوٹی سی لڑکی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی بار فرمایا کہ میرے ایک کام کے لئے دعا کرو یا دعا کرنا۔ ذرا غور کرو! کہاں وہ ہستی

برگزیدہ عالی شان اور کہاں مَیں ۔مگر آپ مجھے دعا کو کہتے ہیں! یہ اس لئے ہوتا تھا کہ بچوں کے ذہن نشین ہو جائے کہ ہم نے بھی دعائیں کرنی ہیں اور تا دعاؤں کی عادت پڑے اور بچے جان لیں کہ اللہ کا دَرِ رحمت کھلا ہے۔ مانگو گے تو پاؤ گے، یہ آپ کی تربیت تھی دعا کے متعلق۔

اسی طرح حضرت خلیفہ اوّلؓ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ کی روح اقدس پر ہوں بڑے پیار سے فرماتے کہ:۔

''میرے لئے دعا کرتی ہو؟'' ''میرے لئے بھی دعا ضرور کیا کرو!''

غرض یہ سب باتیں اسی لئے تھیں کہ دعا کی اہمیت دل میں جاگزیں ہو جائے۔ نیز خاص تاکید سے حضرت خلیفہ اوّلؓ بار بار مجھے فرماتے کہ:۔

''دیکھو ! اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی شرم نہیں تم چھوٹی ضرور ہو مگر خدا سے دعا کرتی رہا کرو کہ اللہ تعالیٰ مبارک اور نیک جوڑا دے۔''

یہ بات میرے ساتھ پڑھنے والی دوسری لڑکیوں سے بھی اکثر کہی کہ:۔

''ابھی سے چپکے چپکے دعائیں کرتی رہا کرو کہ اللہ تم کو نیک جوڑے بخشے۔ بالکل نہ شرمانا اپنے خدا سے ہرگز نہیں شرماتے۔ اسی سے تو سب کچھ مانگنا ہے۔ پس لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی یہ دعا ضرور کیا کریں۔

مگر یہ دعائیں اس لئے ہیں کہ بچے اپنی آئندہ زندگی کے لئے خزانے جمع کریں۔

کہیں نیک جوڑا مانگتے مانگتے ابھی سے خیالی پلاؤ پکانے نہ شروع کر دینا! ابھی ہرگز تمہاری شادی وادی نہیں ہو سکتی۔ ابھی تم نے قابل بننا

ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔''

دوسری ایک بات یہ کہ شیطان کوئی جن بھوت تو نہیں کہ خاص طور پر تم کو ڈرانے آئے گا اور تم بھاگو گے سرپٹ۔ وہ تو ہر وقت آس پاس لگا لپٹا پڑا پھرتا ہے اور تم کو پتہ بھی نہیں لگ سکتا اگر تم سمجھ سے کام نہ لو تو وہ بچہ بھی بن سکتا ہے۔ بہت لڑکے لڑکیاں شیطان ہوتے ہیں۔ تم دوست سمجھو گے۔ سہیلیاں جانو گے اور وہ پیار پیار میں زہر کا ٹیکہ تمہاری رگوں میں گھونپ دے گا۔ بُری صحبت سے بچو بُرے دوستوں کو چھوڑ دو۔

اس کی پہچان کا ایک موٹا گر فی الحال یاد رکھو کہ جس بات کو تم اپنے والدین یا بزرگوں کے سامنے نہ کر سکو وہ گناہ ہے وہ زہر ہے۔ جس بات کو تم ان کو بتانے سے رُکو یا شرماؤ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جب کوئی تم کو (شیطان لڑکا، لڑکی بلکہ بڑی عمر کا معقول آدمی بن کر بھی آ سکتا ہے) ایسی بات سکھائے یا بتلائے جو وہ تمہارے بزرگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتا تو اس سے دور بھاگو اور ہر بات بُری بھلی جو سنو ضرور اُس کا ذکر اپنے ماں باپ سے کر دو۔ مگر ہر ایک سے نہیں کرتے پھرنا! اس سے یہ ہوگا کہ شیطان کے رعب سے نکل آؤ گے اور تمہارے دل کو تقویت ہوگی اور تم چونکہ بچے ہو شیطانی لوگ بُری بات بتا کر مفت کا دباؤ اور ڈر جو بٹھانا چاہتے ہیں وہ تمہارے دل سے نکل جائے گا اور تمہارے والدین عقلمندی اور خاموشی سے خود نگران بھی رہیں گے۔ تم کو بڑا اسہارا ہو جائے گا۔

خود بھی دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنو۔ گندی گالیاں بازاری لوگوں

سے بعض بچے سیکھ لیتے ہیں اور اس زبان کے گند سے دل میں گند پیدا ہو کر برائی پھیلتی ہے۔ کبھی ایسی بات لبوں تک نہ آنے دو۔ اچھے بچے بنو اور ہم جولیوں کو اچھے بننے میں مدد دو۔'' اچھا خدا حافظ و ناصر! مبارکہ

تشحیذ الاذہان مئی 1962 (از تحریرات مبارکہ)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا ایک خواب

جب تک تم اپنی لڑکیاں بنیادوں میں نہیں دو گے۔ احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہوسکتی۔ مَیں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام ہمارے گھر کے اس صحن میں جواَب سیدہ مریم صدیقہ کا حصہ مکان تھا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ مَیں کرسی کے ساتھ آپ کے پاس کھڑی ہوں اس وقت میری لڑکی منصورہ بیگم کو (سوا ڈیڑھ سال کی تھیں) مَیں نے دیکھا وہ بھی ایک طرف پھر رہی ہے ایک سفید پوش شخص آیا اور ایک جانب کھڑا ہو کر کہا کہ حضور علیہ السلام لڑکیوں کی بابت کیا حکم ہے۔ آپ نے نظر اٹھائی اور بہت پُرجوش آواز میں فرمایا کہ ''جب تک تم اپنی لڑکیاں بنیادوں میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہوسکتی''۔

خواب کی تعبیر

اس وقت خواب کے بعد یہ تعبیر میرے ذہن میں آئی کہ ایک تو لڑکیوں کو تعلیم دینی اور نیک تربیت کرنا ضرور ہے تاکہ وہ آگے یعنی اولادوں کی دینی

تربیت و تعلیم پر توجہ کریں اور سلسلہ نسل مبارک کا چلتا رہے۔ دوسرے یہ کہ لڑکوں کی بیویاں بھی احمدی لائیں تا کہ نسل خراب نہ ہو۔ ماں کا اثر بہت ہوتا ہے۔ ماں کی گود سے بچہ پہلا اثر لیتا ہے۔ مَیں نے بہت احمدی خواتین کو یہ خواب سنائی ہے اور اب بھی لکھتی ہوں کہ زمانہ اور عام باہر کی صحبت بہت تباہ کن ہے آپ سب کا فرض اوّلین ہے کہ احمدیت کی عمارت کی بنیادوں کو اس قابل بنائیں کہ یہ عمارت تا قیامت مضبوط رہے خدا تعالیٰ ہماری آپ کی سب کی اولادوں اور ہمارے دلوں اور گھروں میں نیکی تقویٰ کے بیج ڈال دے اور اسلام کا یہ باغ مفید ثمرات سے پھولتا پھلتا رہے۔ آمین

باپوں کا فرض

باپوں کا بھی فرض ہے کہ لڑکوں کیلئے نیک نمونہ بنیں۔ ان کو بُری صحبت اور آوارگی سے بچائیں۔ لڑکوں کا خیال ایک عمر کے بعد ان کے باپ زیادہ رکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس کی نصرت ہمارے شاملِ حال رہے اور ہر غلطی سے اپنے فضل سے بچائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو بات ہی اَور تھی آپ کا نمونہ ہی کافی تھا۔ پھر بھی آپ وقتِ فرصت بزرگوں کے واقعات اور ایسی باتیں سناتے جن

سے دل پر بہت اچھا اثر ہوتا۔ میرے بھائیوں کو خاص طور پر فرماتے تھے کہ نماز مغرب اور عشاء کے بعد باہر نہیں پھرنا۔ گھر پر رہو اگر باہر دیر ہو جائے تو اس کو ناپسند فرماتے ۔حضرت چھوٹے بھائی صاحب (مرزا شریف احمد) پر مَیں نے ایک بار کافی خفا ہوتے دیکھا کہ تم شام کے بعد باہر کیوں پھرے؟''

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے گھروں کو جنت بنانے اور بے نظیر معاشرہ قائم کرنے کے لئے جو قیمتی ہدایات ہماری رہنمائی کے لئے دی ہیں۔

ماؤں کے قدموں تلے سے جنت چھین لینے والے مرد

دوسری بات ایسی ہے جس کا عورت سے بھی تعلق ہے اور مَرد سے بھی تعلق ہے۔ بعض دفعہ عورتیں جن کے پاؤں تلے جنت ہونی چاہیئے بدنصیب مرد اُن کے پاؤں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں اور ذمّہ داری عورت پر نہیں ہوتی بلکہ ان بدنصیب مردوں پر ہوتی ہے جن کی اولاد ماؤں سے جنت حاصل کرنے کی بجائے جہنم حاصل کر لیتی ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو گھروں میں بد خلقی اور بدتمیزی سے پیش آتے ہیں ۔ان کو اپنی بیویوں کے نازک جذبات کا احساس نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ انہیں زیادہ جسمانی طاقت حاصل ہے اس لئے وہ جس طرح چاہیں اپنی بیویوں سے سلوک کریں۔

اُن کی باتوں میں تلخی پائی جاتی ہے۔غصہ پایا جاتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بگڑ جانا اور غصّے کا اظہار کرنا ان کا معمول ہوتا ہے۔اس کے نتیجہ میں اتنی خرابیاں رونما ہوتی ہیں کہ اگر آپ ان کا تجسّس کریں،اُن کے پیچھے چلیں تو بہت بڑا مضمون ہے جو آپ کے سامنے اُبھرے گا۔میں نے بارہا ان باتوں پر غور کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ گھر کی روزمرہ کی بدخلقی ہمارے معاشرہ کی اکثر خرابیوں کی ذمّہ دار بن جاتی ہے۔جن خاوندوں کا بیویوں کے ساتھ حسن واحسان کا تعلق نہ ہو۔ان کے نازک جذبات کا احساس نہ ہو۔اگر کبھی زیادتی بھی ہو جائے تو حوصلہ سے کام نہ لے سکیں وہ بھی اپنی اولاد کے لئے ماؤں کے قدموں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں اور ایسے مَرد بھی ماؤں کے قدموں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں جو ماؤں کی بے راہ روی کو بغیر اظہارِ افسوس کے قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔پس ماں اور باپ کے تعلق کے توازن ہیں جو آئندہ نسلوں کے بنانے یا بگاڑنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

جن گھروں میں مائیں مظلوم ہوں جب باپ اُن گھروں سے چلے جاتے ہیں تو مائیں اپنے بچوں کے کانوں میں اُن باپوں کے خلاف باتیں بھرتی چلی جاتی ہیں اور یہ ایک ایسا طبعی قانون ہے جو تمام دُنیا میں رائج ہے۔ایسی نسل پیدا ہوتی ہے جو باپ کی باغی ہوتی ہے اور باغی نسلیں پھر ہر نظم وضبط کی ہر نظام کی باغی ہو جایا کرتی ہیں۔مائیں سمجھتی ہیں کہ ہم نے اپنی اولاد کی زیادہ ہمدردی حاصل کر کے باپ سے اپنا بدلہ اُتارا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنا بدلہ نہیں اُتار

رہیں بلکہ اولاد کو برباد کر رہی ہیں اور آئندہ کے لئے اُسے کسی کام کا نہیں چھوڑتیں۔ وہ اولاد جو اپنے باپ کے خلاف چاہے جائز شکایات ہی ہوں، بڑھ بڑھ کہ باتیں کرنے لگ جاتی ہے اُسے مذہب کی بھی کوئی قدر نہیں رہتی، معاشرے کی بھی کوئی قدر نہیں رہتی۔ اس کا احترام بالعموم اُٹھ جاتا ہے اور ایک باغی طرز کے مزاج کے لوگ پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اب اِن باتوں کو مزید بڑھا کر دیکھیں تو یہی مرد ہیں جو آئندہ کسی کے خاوند بننے والے ہیں آئندہ عورتوں سے تعلق قائم کرنے والے ہیں تو اُس ماں نے درحقیقت اپنا بدلہ خاوند سے نہیں اُتارا بلکہ آنے والی معصوم عورتوں سے اُتارا ہے۔ اُس نے ایسے بدتمیز بچے پیدا کر دیئے جنہوں نے اس ظلم کو جاری رکھا جوان کے باپ نے ماں سے روا رکھا تھا۔

اسی طرح اس کے برعکس بھی صورت حال ہوتی ہے مائیں بے راہ رَو ہو جاتی ہیں اور خاوند ان کو روکنے سے عاجز آجاتے ہیں کیونکہ شروع ہی سے بعض عورتیں اس رنگ میں اپنے مَردوں سے تعلقات قائم کرتی ہیں کہ گویا وہ بہتر معاشرہ سے آئی ہیں وہ زیادہ تعلیم یافتہ ہیں وہ زیادہ باتوں کو سمجھتی ہیں۔ مَرد میں نقائص ہیں اس کے باوجود انہوں نے قبول کرلیا۔ مَرد کا خاندان نسبتاً ہلکا ہے اس کے باوجود وہ شہزادی اُن کے گھر آگئی۔ وہ باتیں منہ سے کہیں نہ کہیں ان کی طرزِ عمل بتا رہی ہوتی ہے کہ مَیں اُونچی ہوں تم نیچے ہو اور وہ نیچے پھر ہمیشہ کے لئے واقعۃً نیچے ہو جاتے ہیں بُری باتوں کو گھر میں دیکھتے ہیں، خلافِ اسلام باتوں کو

رائج دیکھتے ہیں اوران کو جرأت نہیں ہوتی کہ اُن کو روک سکیں۔اب اندازہ کیجئے کہ ایسی اولاد جو ایسے گھر میں پل رہی ہو وہ کیا سیکھے گی اور کیا سوچ کر بڑی ہو گی۔رفتہ رفتہ اس اولاد کے دل سے اس ماں کی عزّت بھی اُٹھ جاتی ہے۔باپ کہے یا نہ کہے وہ بڑے ہوکر اُس ماں کے خلاف گواہیاں دیتے ہیں اور دل سے جانتے ہیں کہ اس ماں نے نہ باپ سے صحیح سلوک کیا نہ حقوق ادا کئے نہ ہماری صحیح تربیت کی لیکن یہ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ بد اثر کو بہتر اثر کی نسبت جلدی قبول کرتے ہیں۔

رشتہ ناطہ میں مالی منفعت پر نظر

رشتوں کے معاملات میں ابھی تک ہماری خواتین کی اس حد تک اصلاح نہیں ہوسکی کہ وہ رشتے کرتے وقت اچھی لڑکی یا اچھے لڑکے کی دولت پر نظر رکھنے کی بجائے اچھی لڑکی یا اچھے لڑکے پر نظر رکھیں۔یہ جو عادت ہے یہ ہم نے بالعموم مشرقی معاشرے سے ورثہ میں پائی ہے اوراس کی بنیادیں مشرکانہ معاشروں میں قائم اور نصب ہیں۔

ہندو معاشرے میں یہ رسمیں بہت زیادہ پائی جاتی تھیں کہ رشتہ کے وقت مالی منفعتیں بھی حاصل کی جائیں۔چنانچہ اس بدنصیبی کا ورثہ آج تک ہمارے ملک پاکستان میں جاری وساری ہے اور ہندستان کے بسنے والے مسلمانوں نے بھی اس سے حصہ پایا ہے جبکہ ہندو قوم اب اس سے بیزاری کا اظہار کررہی ہے اور ہندو قوم میں نئی تحریکات چل رہی ہیں کہ ان نہایت خطرناک رجحانات کا

قلع قمع کرنا چاہیئے اور اگر قانون بنانے کی ضرورت بھی پیش آئے تو قانون بنا کر ان بَد رسموں کا استیصال کرنا چاہیئے لیکن ہمارے ہاں روزمرہ ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کہ بیٹے کی ماں اس خیال سے کہ بیٹا چونکہ برسرِ روزگار ہے اور تعلیم یافتہ ہے بہو کی تلاش میں نکلتی ہے اور بہو کے اخلاق پر نظر رکھنے کی بجائے اس کے گھر پر نظر ڈالتی ہے۔ یہ دیکھتی ہے کہ وہاں کس قسم کے صوفہ سیٹس ہیں۔ دنیاوی زندگی کی سہولتیں موجود ہیں کہ نہیں۔ کار ہے یا نہیں اور اگر کار ہے تو کیا وہ اپنی بیٹی کو کار جہیز میں بھی دیں گے! یا نہیں دیں گے اور دیگر جائیداد پر نظر ڈالتی ہیں۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ماں اپنی بہو کی تلاش میں نہیں نکلی بلکہ انکم ٹیکس کا کوئی انسپکٹر کسی جائیداد کا جائزہ لینے کے لئے نکل کھڑا ہوا ہے۔اس کے ایسے خوفناک بَد نتائج پیدا ہوتے ہیں کہ اگر ایسی شادیاں ہو بھی جائیں تو ان کی تعمیر میں ان کی تخریب کے سامان ڈال دیئے جاتے ہیں اور ایسی شادیاں ایسی شاخ پر بنا کرتی ہیں جس شاخ نے قائم نہیں رہنا اس نے لازماً کاٹا جانا ہے۔زیوروں پر نگاہ ہوتی ہے۔ یہ توقع ہوتی ہے کہ کس حد تک کوئی بہو زیور مانگ کر یا پہن کر اپنا بنا کر گھر آئے گی۔ مانگے کا لفظ تو مَیں نے زائد کر دیا ہے۔ جہاں تک ان کی توقع کا تعلق ہے وہ سمجھتی ہیں کہ چاہے بیٹی والا اپنے ساری جائیداد بیچ دے اپنی بیٹی کو بہت سے زیور سے آراستہ کر کے ہمارے گھر بھیجے اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ ان بیٹیوں کی مائیں جو بطور بہو کسی گھر بھجوائی جاتی ہیں بعض دفعہ مانگ کر زیور دیتی ہیں اور کوشش کرتی ہیں کہ دوسرے دن خفیہ طور پر وہ زیور واپس منگوا لیا جائے

تا کہ جس کی امانت ہے اُس کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ بعد میں جو جھگڑے ہوتے ہیں اُن میں یہ باتیں بھی سامنے آتی ہیں۔

کیسی لغو بات ہے لیکن بڑی سنجیدگی کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ ہم سے دھوکہ کیا گیا۔ بہو کو جھومر پہنایا گیا وہ مانگا ہوا تھا۔ جو کانٹا پہنایا گیا وہ مانگا ہوا تھا اور یا یہ کہ مانتی نہیں کہ مانگا ہوا تھا۔ کہتی ہیں دیا تھا اور واپس لے گئیں۔

ایسا ظالمانہ معاشرہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں محبت بڑھنے کی بجائے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ مائیں جو یہ ظالمانہ طریق اختیار کرتی ہیں وہ اپنے بیٹے کی خوشیوں میں کانٹے بو دیتی ہیں اور معاشرے میں ہمیشہ کے لئے زہر گھول دیتی ہیں اور یہ باتیں پھر رُکا نہیں کرتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ شکووں پر شکوے اور نہایت کمینی باتیں!

بہو کی کمائی پر نظر

پھر بعض مائیں ہیں وہ شاید ان باتوں کی پرواہ نہ کرتی ہوں لیکن بیٹی کی تعلیم پر بہت زور دیتی ہیں اور اس کے پس پردہ ایک بدنیّت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کی نیّت یہ ہوتی ہے کہ ایسی بیٹی گھر آئے جس کی تعلیم اس کے لئے روزی کمانے کا ذریعہ بن سکے چنانچہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ مل کر روزی کمائے اور جو کچھ کمائے وہ ہمارے سپرد کر دے۔ اب یہ نیّت تو زیادہ دیر چھپی نہیں رہ سکتی۔ جب شادی ہو جاتی ہے تو ان بچیوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ اب تم نوکریاں تلاش کرو۔ محنتیں کرو اور جو کچھ کمائی ہے وہ ہمارے قدموں میں ڈال دو۔ یہ تمام

غیر اسلامی رسمیں ہیں اور یہ رسمیں مغرب میں مفقود ہیں۔

مغرب میں اگر گھر ٹوٹ رہے ہیں تو نفرتوں کی بناء پر نہیں ٹوٹ رہے وہاں گھر اس لئے ٹوٹتے ہیں کہ مادی لذتوں کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور انفرادیت نمود پا رہی ہے یعنی وہ پہلے سے بڑھ کر نمایاں ہوتی چلی جا رہی ہے اور دُنیا کی لذتوں کی راہ میں انفرادیت اس طرح رشتوں کی تعمیر میں حائل ہو جاتی ہے۔ کہ اگر مغرب میں ایک شخص شادی کرتا ہے تو وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ بیوی کی ماں، یا بیوی یہ پسند نہیں کرتی کہ خاوند کی ماں، ان کے گھروں پر کسی قسم کا بھی بوجھ بنیں۔ اس سے ان کی آزادی پر اُن کی لذت یابی پر فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ آزادی کا جو یہ رجحان ہے یہ سب سے پہلے گھر کو توڑ کر محض میاں بیوی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ باقی رشتہ داروں سے تعلق محض اس حد تک استوار رہتا ہے جس حد تک دُنیا کی رسموں میں یا بعض تقریبوں کے موقعوں پر جس طرح دوستوں کو بلایا ہی جاتا ہے ایسے موقعوں پر خاندان کے دوسرے افراد بھی حصّہ لے لیتے ہیں لیکن چونکہ تقاضے نہیں ہیں اس لئے مایوسیاں بھی نہیں ہیں۔ رفتہ رفتہ خودغرضی کے اس معاشرے نے یہ شکل اختیار کر لی کہ بوڑھی مائیں جو مدد کی محتاج ہیں وہ بھی بیچاری تنہا پڑی ہوئی اپنی زندگی کے باقی دن کاٹتی ہیں اور موت کا انتظار کرتی ہیں۔ بوڑھے باپ کو دیکھنے والا کوئی نہیں چنانچہ سارا معاشرہ اپنی اجتماعی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے Old homes (بوڑھوں کے گھر) بنتے ہیں۔ دیکھ بھال کے لئے دوسرے سامان فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یہاں تک کہ یہ معاشرہ سوسائٹی پر اتنا زیادہ بوجھ ڈال دیتا ہے کہ پھر مزید

تقاضے پورے نہیں ہو سکتے اور ایک عدم اطمینان اور بے چینی کا معاشرہ پیدا ہوتا ہے جوان چیزوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور دن بدن سارا معاشرہ بے چین ہوتا چلا جاتا ہے۔انگلستان میں آپ دیکھ لیجیئے یہی صورت ہے مگر یاد رکھیں کہ ان برائیوں کے نتیجہ میں نفرتیں نہیں پیدا ہوتیں۔

ساس کا بہو سے حسد

پھر یہ باتیں معاشرے کی بدیوں کی شکل میں اور زیادہ گہری ہو جاتی ہیں جب ماں اپنی بہو سے Jealous (حاسد) ہو جاتی ہے۔ یہ چیز یہاں یورپ کے معاشرے میں تو کہیں دکھائی نہیں دیتی لیکن مشرقی معاشرہ میں ہر جگہ موجود ہے۔ایک بیٹا جو اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے جس کو بظاہر بڑے شوق سے اور بڑے چاؤ سے اس کی ماں نے بیاہ کر اپنے گھر میں بسایا تو اس وقت کے بعد سے وہ ماں اس کو اجاڑنے پر تُل جاتی ہے۔کوئی موقعہ ایسا ہاتھ سے جانے نہیں دیتی جس سے اس بیچاری بیٹی کا گھر نہ اُجڑے چنانچہ بیٹے نے اس کی طرف التفات کیا تو ماں کو غصّہ آ گیا اور وہ سمجھتی ہے کہ بیٹے کو اپنے ہاتھ میں قابو رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ بہو کی برائیاں کھوج کھوج کر نکالی جائیں اور بیٹے کو بتائی جائیں اور اگر وہ خرابیاں نہ ہوں تو پھر بنالی جائیں۔ وہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

بعض لوگ بڑی آسانی سے قصّے گھڑ لیتے ہیں اور پھر اگر کبھی اس نو بیاہتا نے، اگر وہ غریب گھر سے امیر گھر میں میں آئی ہے، اپنے بھائیوں سے کوئی حسنِ سلوک کر دیا تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے حالانکہ اکثر صورتوں میں ایسی عورتیں

احتیاط کرتی ہیں اور اگر حسنِ سلوک کرتی ہیں تو اپنی کمائی سے کرتی ہیں مگر یہ ساسیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، خدا کرے آپ میں سے کوئی ایسی ساس نہ ہو، یہ بھی برداشت نہیں کرتیں کہ ایک تعلیم یافتہ لڑکی جو آ کر اپنے خاوند پر تمام بوجھ نہیں ڈالتی بلکہ خود کماتی ہے۔ کچھ اپنے گھر پر خرچ کرتی ہے کچھ اپنے غریب بھائیوں اور بہنوں کو دیتی ہے تو یہ چیز ان کی برداشت سے باہر ہوتی ہے اور وہ خاوند کے کان بھرنے شروع کر دیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اس طرح ہم نے اپنے بیٹے کو جیت لیا ہے اور وہ ہمارا بن کر رہ رہا ہے۔ وہ ہمارا تو بنا ہے یا نہیں بنا اپنا نہ بن سکے گا۔ کیونکہ اس بیٹے کی زندگی تو اجیرن ہو جائے گی جس کا گھر ہی نہیں بس سکا۔

رحمی رشتوں کی حفاظت ضروری ہے

اس مشرقی معاشرے میں جہاں بظاہر خاندان بڑے ہیں اور ظاہری روابط زیادہ مضبوط ہیں۔ وہاں اندرونی طور پر ایک ایسا نظام چل رہا ہے جو اُن روابط کو کاٹتا ہے اور نفرتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بارہا ہمیں رحمی رشتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور وہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے وہ آنحضرت ﷺ ہر نکاح کے موقعہ پر پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کی ہی سُنّت میں اب ہمیشہ ہر مسلمان کے نکاح میں جو تین آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں سے پہلی وہی ہے جس کی میں نے تلاوت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

اے بنی نوع انسان! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے۔ایک ہی جان سے پیدا کرنے کے بہت سے مفاہیم ہیں۔اس موقعہ سے تعلق رکھنے والا ایک مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے پر کوئی برتری نہیں رکھتا اور ایک جان میں اکٹھے ہونے کا مضمون پایا جاتا ہے۔اس لئے معاشرہ جو ایک جان سے پیدا کیا گیا ہے اس کو ایک جان والا معاشرہ بنا رہنا چاہیئے۔وہ معاشرہ جو بٹ کر کئی جانوں میں تبدیل ہو جاتا ہے وہ اپنی اصل کو بھول جاتا ہے اور اس میں افتراق پیدا ہو جاتا ہے۔فرمایا:۔ہم نے تمہیں کثرت بھی عطا کی۔کثرت سے مرد بھی پیدا کئے اور عورتیں بھی پیدا کیں لیکن اس لئے نہیں کہ تم باہم افتراق اختیار کرو۔ایک دوسرے سے دلوں کے لحاظ سے پھٹ جاؤ بلکہ اس لئے کہ تم ان تعلقات کو دوبارہ باندھو اور پھر ایک ہونے کی کوشش کرو۔یہ پیغام اس آیت کے آخر پر یوں دیا گیا کہ:۔

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَام:

ہم نے تمہیں تمام دنیا میں پھیلا دیا اور ایک جان سے بے شمار جانیں پیدا کیں مگر اس لئے نہیں کہ رشتے ٹوٹ جائیں بلکہ اس لئے کہ رشتے قائم ہوں اور بڑے احترام کے ساتھ قائم ہوں۔فرمایا جس خدا سے تم منتیں کر کے اپنی مرادیں مانگتے ہو یاد رکھنا کہ وہ خدا تمہیں تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔ان دونوں باتوں کو اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت

یا مرد دونوں میں سے جو بھی ہو رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتا اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اُس کے لئے پیغام ہے کہ تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

اس نکتہ کو سمجھنا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بے شمار خطوط جو مجھے دعا کے لئے ملتے ہیں ان میں ایسے بھی بہت سے خطوط ہوتے ہیں کہ ہماری دعائیں پتہ نہیں کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ دعائیں قبول نہ ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر ایک وجہ جو یہاں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم نے اپنے خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کی بجائے ایسی حرکتیں کیں کہ یہ تعلقات قطع ہو جائیں تو یاد رکھنا کہ تم خدا سے اپنا تعلق منقطع کر لو گی اور جس سے منتیں کر کر کے اپنی مرادیں مانگتی ہو وہ تمہاری مرادیں پوری نہیں کرے گا۔

یہ تفسیر میری نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تفسیر ہے۔ آپ ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ خدا کا نام رحمان اسی مادہ سے ہے جس مادہ سے ماں کا وہ عضو ''رحم'' کہلاتا ہے جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: رحم ماں کے Uterus کے لئے بھی نام رکھا گیا اور رحم ہی خدا کے رحمان نام کی بنیاد ہے۔ فرمایا اگر تم رحمی رشتوں کو کاٹو گے تو خدا کے رحم سے بھی کاٹے جاؤ گے اور ایک کا دوسرے سے بڑا گہرا تعلق ہے پس جو رحمانیت سے کاٹا گیا وہ کہیں کا بھی نہیں رہا اور ایسے معاشرے کا رحمانیت سے کاٹے جانے کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اس معاشرے میں محبت نہیں پل سکتی اور نفرتیں پیدا ہو جاتی

ہیں۔ جو رحم سے کاٹا گیا وہ رحمانیت سے کاٹا گیا۔ اس کا ایک مفہوم تو وہی ہے جو میں نے بیان کیا کہ پھر خدا کی طرف سے تمہاری دعاؤں کے باوجود رحم کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ ایسا معاشرہ رحمت سے عاری ہو جاتا ہے اور اس میں نفرتیں پلنے لگتی ہیں۔

پس گھر آج مغرب میں بھی ٹوٹ رہے ہیں اور گھر آج مشرق میں بھی ٹوٹ رہے ہیں اور گھروں کو بنانے والا صرف ایک ہے اور وہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ ہی کی تعلیم ہے جو مشرق کو بھی سدھار سکتی ہے اور مغرب کو بھی سدھار سکتی ہے اور آج کی دنیا میں امن کی ضمانت ناممکن ہے جب تک گھروں کے سکون اور گھروں کے اطمینان اور گھروں کے اندرونی امن کی ضمانت نہ دی جائے۔

گھروں کی تعمیرِ نَو صرف حضرت محمد ﷺ کی تعلیم سے ہی ممکن ہے

پس گھروں کی اس تعمیرِ نَو کی فکر کریں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ میں سے اکثر احمدی خواتین چونکہ مشرقی معاشرے سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے آپ اپنی کمزوریوں کو دور کر کے اپنے گھر کو ایک ماڈل بنانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک مغرب سے آنے والی خواتین کا تعلق ہے باوجود اس کے کہ یہاں بہت سے دقّتیں ہیں اور ان کو اپنا رہن سہن بدلنا اور ایسے لباس پہننا جو ان کی سوسائٹی میں بے وقوفوں والے لباس سمجھے جاتے ہیں مشکل کام ہے لیکن

جہاں تک مَیں نے جائزہ لیا ہے خدا کے فضل سے ان میں سے احمدی ہونے والی اکثر خواتین پردے کی رُوح کی تو حفاظت کر رہی ہیں اور اپنے آپ کو سمیٹتی ہیں اور اپنے آپ کو بچا کر چلتی ہیں اور ان کا لازماً رُخ غیر اسلامی معاشرے سے (دینی ...... ناقل) معاشرے کی طرف ہو چکا ہے۔

آپ کو بھی لازماً ان سے زیادہ قدم ان کی طرف بڑھانے ہوں گے یعنی ان احمدی خواتین کو جو مشرقی معاشرے میں پلی ہیں اپنی تطہیر کرنی ہوگی۔ مشرق کی گندی عادتیں توڑنی ہوں گی اور ختم کرنی ہوں گی اور (دینِ حق ...... ناقل) کے پاکیزہ معاشرے کو از سرِ نو قائم کرنا ہوگا کیونکہ میرے نزدیک ابھی تک مشرقی دُنیا کی احمدی خواتین خالصۃً (دینِ حق کا...... ناقل) معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ ان تمام بدرسموں کا قلع قمع کرنا ضروری ہے جو ہمیں بعض غیر اسلامی معاشروں سے ورثے میں ملی ہیں، پاکیزہ اور صاف ستھرے ماحول قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے سے رشتوں میں منسلک ہو کر ان رشتوں کو تقویت دینے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ گھٹیا اور کمینی باتوں سے ان تعلقات کو مجروح کیا جائے وہ عورتیں جن کو طعن و تشنیع کی لذت کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ عورتیں جو مخفی کردار ادا کر کے ایک قسم کی بڑائی کا تصوّر قائم کرتی ہیں کہ ہم اونچی ہو گئیں۔ ہم نے فلاں کو نیچا دکھا دیا۔ وہ ایک گندی قسم کی لذّت میں مبتلا ہیں اور یہ لذّت ان کو سکون نصیب نہیں کر سکتی۔ دن بدن ان کی تکلیفوں میں اور مصیبتوں

میں اضافہ ہونا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کی تکلیفوں اور دوسروں کی مصیبتوں میں بھی اضافہ کر رہی ہوتی ہیں۔

وہ نیکی کر کے بھی تو دیکھیں! وہ خدمت کر کے بھی تو دیکھیں! وہ پیار سے اپنی بہو کا دل جیتنے کی کوشش بھی تو کریں اور اسی طرح بہوئیں بھی یہ نہ سمجھیں کہ غیر کے گھر میں آئی ہیں اور وہاں آکر وہ اپنے ہی گھر کے تذکرے کرتی رہیں اور اپنے ماں باپ کو یاد کرتی رہیں بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق جہاں دونوں کے رحمی رشتوں کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اگر وہ یہ کوشش کریں کہ مَیں ان کی بیٹی بن کر رہوں اور اپنے ماں باپ کی طرح ان کا خیال رکھوں اور ان کی خدمت کروں تو دونوں طرف سے یہ حُسنِ سلوک معاشرے کو جنت بنا سکتا ہے۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن اتنے بڑے بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں کہ اس کے نتیجہ میں سارا معاشرہ دکھوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، مصیبتوں میں اور عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گھر ٹوٹتے ہیں۔ شادیاں ناکام ہوتی ہیں اور پھر بعض دفعہ قضا کی طرف دوڑنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ عدالتوں کے پھیرے لگانے پڑتے ہیں لیکن ہر دفعہ، ہر جگہ، ہر موقعہ پر خرابی کی جڑ اسلامی تعلیم سے روگردانی ہی نظر آئے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 10 نومبر 2006ء کو ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے عائلی جھگڑوں اور معاملات پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ اس خطبہ کے آغاز پر آپ نے فرمایا:۔

شادی بیاہ مرد اور عورت میں ایک معاہدہ ہے

''اب میں گھر کی سطح پر بعض رشتوں کی سطح پر معاہدے کی مثال دینا چاہتا ہوں ۔شادی بیاہ کا تعلق بھی مرد اور عورت میں ایک معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔عورت کو حکم ہے کہ اس معاہدے کی رو سے تم پر یہ فرائض عائد ہوتے ہیں مثلاً خاوند کی ضروریات کا خیال رکھنا ،بچوں کی نگہداشت کرنا ،گھر کے امور کی ادائیگی وغیرہ۔اسی طرح مرد کی بھی ذمہ داری ہے کہ بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری اس پر ہے۔ان کی متفرق ضروریات کی ذمہ داری اس پر ہے اور دونوں میاں بیوی نے مل کر بچوں کی نیک تربیت کرنی ہے اس کی ذمہ داری ان پر ہے۔تو جتنا زیادہ میاں بیوی آپس میں اس معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے اتنا ہی زیادہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا''۔ (خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 559)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

میاں بیوی کے حقوق وفرائض

شادی ایک عہد،ایک بندھن ہے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تو یہی حکم ہے کہ آپس کے رحمی

رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ خاوند بیویوں کے حقوق ادا کریں اور بیویاں خاوندوں کے حقوق ادا کریں اس سے تمہارے گھر بھی قائم رہیں گے اور تمہاری نسلیں بھی بہتر طور پر پروان چڑھیں گی۔ بعض دفعہ معاشرے کا اثر ہو جاتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سنبھالنا چاہیئے۔ جو ایک عہد ہے ایک بندھن ہے جس کو جوڑا ہے اس کو ذرا ذرا سی باتوں سے اس کو توڑنا نہیں چاہیئے''۔

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 05 ستمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 24 دسمبر 2004ء)

نیک عورت کی خواہش

''ایک نیک عورت کی سب سے پہلے یہی خواہش ہونی چاہیئے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو۔ پھر خاوند راضی ہو۔ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرے اور خلافت سے وفا کا تعلق باندھے۔ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا''۔

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا 15 اپریل 2006ء از انٹرنیشنل 19 مئی 2006ء)

اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں

''بعض صحابہؓ کو یہ شکوہ تھا کہ ان کی عورتیں زیادہ عبادت کرنے والی ہیں۔ راتوں کو بھی عبادتیں کرتی ہیں اور دن روزے سے گزارتی ہیں۔ اس طرح خاوند کے حقوق میں کمی آتی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایات آتی تھیں کہ ان کو زیادہ عبادت سے روکیں کہ خاوند کے حقوق ادا کریں۔ اس پر

آنحضرت ﷺ نے عورتوں کوفرمایا کہ عبادت کوکم کریں اور اپنے خاوند کے حقوق ادا کریں''۔

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا 25جون2005ء۔ از الفضل انٹرنیشنل 22جولائی2005ء)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی ہدایت

''حضرت چوہدری نذر محمد صاحبؓ قبول احمدیت سے قبل ادرحمہ ضلع شاہ پور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے۔معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام ایک مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے گئے ہیں۔آپ بھی گورداسپور چلے گئے جہاں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کا موقعہ ملا۔آپ نے حضورعلیہ السلام کے پاؤں دبانے شروع کردیئے کہ ایک شخص نے آکرعرض کی کہ اس کے سسرال نے اپنی لڑکی بڑی مشکل سے بھجوائی ہے۔اب وہ اس کو واپس نہ بھجوائے گا۔جونہی حضورعلیہ السلام نے اس کے کلمات سنے آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور بڑے غصے سے اس کوفرمایا! کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ،ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آجاوے۔چنانچہ وہ اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور عرض کی کہ وہ توبہ کرتا ہے اسے معاف فرمایا جائے۔جس پرحضورعلیہ السلام نے اسے بیٹھنے کی اجازت دی۔

چوہدری نذر محمد صاحبؓ مرحوم کہتے تھے کہ جب یہ واقعہ انہوں نے دیکھا

تو وہ دل میں سخت نادم ہوئے کہ اتنی سی بات پر حضور علیہ السلام نے اتنا غصہ منایا ہے۔ حالانکہ اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو پوچھتے تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی اور دل میں عہد کیا کہ اب جا کر اپنی بیوی سے معافی مانگوں گا اور آئندہ بھی اس سے بدسلوکی نہ کروں گا۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ جب وہ وہاں سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کے لئے بہت سے تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور اس کے آگے تحائف رکھ کر پچھلی بدسلوکی کی ان سے منت کر کے معافی مانگی۔ وہ حیران ہوگئی کہ ایسی تبدیلی ان میں کس طرح پیدا ہوگئی۔ جب اس کو معلوم ہوا۔ یہ سب کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہے تو وہ حضور کو بے شمار دعائیں دینے لگی کہ حضور علیہ السلام نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے مبدل کر دیا ہے‘‘ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 1 صفحہ 7.6)

دعوت الیٰ اللہ کے لئے گھروں کی اصلاح

’’اگر ہمارے اپنے گھروں میں نرمی اور اعلیٰ اخلاق کے نظارے نظر نہیں آ رہے تو ہم نے گم گشتہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ کیا دکھانا ہے؟ ہم تو خود ان گم گشتہ لوگوں میں شامل ہیں، ہم تو خود اپنی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے، اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہم قرآنی تعلیم سے

ہٹے ہوئے تو نہیں ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دور تو نہیں چلے گئے؟ اپنی اَناؤں کے جال میں تو نہیں پھنسے ہوئے؟

اس بات کا جائزہ لڑکے کو بھی لینا ہوگا اور لڑکی کو بھی لینا ہوگا، مرد کو بھی لینا ہوگا، عورت کو بھی لینا ہوگا، دونوں کے سسرال والوں کو بھی لینا ہوگا کیونکہ شکایت کبھی لڑکے کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکی کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکے والے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، کبھی لڑکی والے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں لیکن اکثر زیادتی لڑکے والوں کی طرف سے ہوتی ہے" (خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء الفضل جنوری 2007ء)

بعض مردوں کا گھر میں رویہّ

"بعض مرد اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کر رہے ہوتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے۔ بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم بچپن سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمارے باپ نے ہماری ماں کے ساتھ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ ظلم کا رویہ رکھا ہے۔ باپ کے گھر میں داخل ہوتے ہی ہم سہم کر اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔ کبھی باپ کے سامنے ہماری ماں نے یا ہم نے کوئی بات کہہ دی جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایسا ظالم باپ ہے کہ سب کی شامت آجاتی ہے۔ تو یہ تکبر ہی ہے جس نے ایسے باپوں کو اس انتہا تک پہنچا دیا ہے اور اکثر ایسے لوگوں نے اپنا روّیہ باہر ایسا رکھا ہوتا ہے، بڑا اچھا رویہ ہوتا ہے ان کا اور لوگ باہر سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ

ان جیسا شریف انسان ہی کوئی نہیں ہے''۔

رشتوں میں تقویٰ مدنظر رہے

''پس مردوں، عورتوں دونوں کو ہمیشہ یہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرنی ہے، ایک دوسرے کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا احترام کرنا ہے، ان کو عزت دینی ہے اور جب بھی کوئی بات سنی جائے، چاہے وہ کہنے والا کتنا ہی قریبی ہو میاں بیوی آپس میں بیٹھ کر پیار محبت سے اس بات کو صاف کریں تا کہ غلط بیانی کرنے والے کا پول کھل جائے۔ اگر دلوں میں جمع کرتے جائیں گے تو پھر سوائے نفرتوں کے اور دُوریاں پیدا ہونے کے اور گھروں کے ٹوٹنے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

پہلے بھی مَیں ذکر کر آیا ہوں کہ کیونکہ تقویٰ پر نہیں چل رہے ہوتے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہیں ہوتا اس لئے بعض دفعہ دوسروں کی باتوں میں آ کر یا ماحول کے اثر کی وجہ سے اپنی بیوی پر بڑے گھناؤنے الزام لگاتے ہیں یا دوسری شادی کے شوق میں جو، بعض اوقات بعضوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے بڑے آرام سے پہلی بیوی پر الزام لگا دیتے ہیں۔ اگر کسی کو شادی کا شوق ہے، اگر جائز ضرورت ہے اور شادی کرنی ہے تو کریں لیکن بیچاری پہلی بیوی کو بدنام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر صرف جان چھڑانے کے لئے کر رہے ہو کہ اس طرح کی باتیں کروں گا تو خود ہی خلع لے لے گی اور مَیں حق مہر کی ادائیگی سے (اگر نہیں دیا ہوا) تو بچ جاؤں گا تو یہ بھی انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ اول تو قضاء کو حق حاصل ہے کہ ایسی صورت میں فیصلہ کرے کہ چاہے خلع ہے حق مہر بھی ادا کرو۔ دوسرے یہاں کے

قانون کے تحت،
قانونی طور پر بھی پابند ہیں کہ بعض خرچ بھی ادا کرنے ہیں‘‘۔
(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء الفضل 3 جنوری 2007ء)

میاں بیوی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں

13-3-10 ’’ان رشتوں میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لئے پھر ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھیں کہ جب خود ایک دوسرے کا خیال رکھ رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ رہے ہوں گے۔عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھ رہے ہوں گے،ان کی عزت کر رہے ہوں گے،ان کو عزت دے رہے ہوں گے تو رشتوں میں دراڑیں ڈالنے کے لئے پھونکیں مارنے والوں کے حملے ہمیشہ ناکام رہیں گے کیونکہ باہر سے ماحول کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے۔آپ کی بنیاد کیونکہ تقویٰ پر ہوگی اور تقویٰ پر چلنے والے کو خدا تعالیٰ شیطانی وساوس کے حملوں سے بچاتا رہتا ہے۔جب تقویٰ پر چلتے ہوئے میاں بیوی میں اعتماد کا رشتہ ہوگا تو پھر بھڑکانے والے کو چاہے وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو یا اس کا بہت زیادہ اثر ہی کیوں نہ ہو اس کو پھر یہی جواب ملے گا کہ میں اپنی بیوی کو یا بیوی کہے گی میں اپنے خاوند کو جانتا ہوں یا جانتی ہوں،آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،ابھی معاملہ صاف کر لیتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء الفضل 3 جنوری 2007ء)

ایک دوسرے کے والدین کی عزت وتکریم کریں

''ایک احمدی ماں باپ کو ابرار ہی بننا چاہئے۔اس میں یہ بھی سبق ہے کہ عورت خاوند کے والدین سے اور خاوند عورت کے والدین سے حسن سلوک کرے۔دونوں کے حقوق ادا کریں۔پھر بچوں کے حقوق ادا کریں۔اور یاد رکھیں کہ بچے بھی آپ کے حقوق اس وقت ادا کریں گے جب آپ والدین کے حقوق ادا کرنے والی ہوں گی۔مرد بھی،عورت بھی،اپنے والدین کے بھی اور ایک دوسرے کے والدین کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔یہ بھی ایک طرح کی خاموش تربیت ہوگی جو ماں باپ اپنے بچوں کی کرتے ہیں۔نہیں تو بچے جو بعض دفعہ بہت حساس ہوتے ہیں،کہ نہ صرف آپ سے دور ہٹ جائیں بلکہ بعض اتنے بددل ہو جاتے ہیں کہ گھروں سے نکل جاتے ہیں......اور پھر آہستہ آہستہ ان کا جماعت سے بھی رابطہ کٹ جاتا ہے پھر بری صحبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔تو ذرا سی بات سے اتنا اثر پڑ رہا ہوتا ہے کہ تربیت بگڑنی شروع ہو جاتی ہے اور بچہ بالکل ہاتھ سے نکل جاتا ہے''

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ بیلجیم 11 ستمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل یکم جولائی 2005ء)

ایک دوسرے کے حقوق کے لئے قربانی کریں

''عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں،ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔

تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے، انہیں بھی وقت دے۔ ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں، ویک اینڈز پر جو ہوتے ہیں۔ انہیں (بیت الذکر) سے جوڑے، انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے، ان کے ساتھ تفریحی پروگرام میں لائے، ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تاکہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں، بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں، ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے''۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 445)

بیویوں سے سختی سے پیش نہ آئیں

''(دین) نے ماں کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے اور اس لئے مردوں کو نہیں چاہئے کہ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے ساتھ سختی شروع کر دیں یا تلخی سے پیش آئیں۔ اس کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے ان کی نسلیں ان کے ہی خلاف ہو جائیں کیونکہ بچوں کو اپنی ماؤں کے ساتھ غیر معمولی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کو چاہئے کہ اپنے اوپر پوری طرح کنٹرول رکھا کریں اور عورت کے جذبات اور حقوق کا پوری طرح خیال رکھا کریں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے راز داں ہوتے ہیں۔ پس انہیں چاہئے کہ باہمی اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اسی صورت

میں ہی اگلی نسل صحیح طور پر پروان چڑھ سکتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں بہترین ماحول پائے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ خطبہ نکاح میں سورۃ حشر کی یہ آیت (آیت نمبر 19) بھی شامل کی گئی ہے جس میں اپنے مستقبل کا خیال رکھنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی بار بار نصیحت فرمائی گئی ہے''۔

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 20 اگست 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2004ء)

اپنے بچوں کی ماؤں کی عزت کریں

''بعض دفعہ جب ایک انسان بچوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدسلوکی کر رہا ہوگا اس کی بے عزتی کر رہا ہوگا تو عزت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ماؤں کی عزت قائم کروانے کے لئے اور بچوں کی تربیت کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی بیویوں کی، اپنے بچوں کی ماؤں کی عزت کریں''۔

(خطبہ جمعہ 13 اکتوبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 03 نومبر 2006ء)

ایک دوسرے پر الزامات نہ لگائیں

''پھر میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہوگی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔'' (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی نقل الحدیث)

اب میاں بیوی کے بہت سے جھگڑے ہیں، جو جماعت میں آتے ہیں قضا میں آتے ہیں، خلع کے یا طلاق کے جھگڑے ہوتے ہیں اور طلاق ناپسندیدہ فعل ہے۔ بہرحال اگر کسی وجہ سے مرد اور عورت میں نہیں بنی تو مرد کو حق ہے کہ وہ طلاق دے دے اور عورت کو حق ہے کہ وہ خلع لے لے اور بعض دفعہ بعض باتیں صلح کروانے والے کے سامنے بیان کرنی پڑتی ہیں۔ اس حد تک موٹی موٹی باتیں بیان کرنا جائز ہے لیکن بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کے علاوہ دیگر رشتہ دار بھی شامل ہو جاتے ہیں جو ایک دوسرے پر ذاتی قسم کے الزامات لگا رہے ہوتے ہیں۔ جن کو سن کر بھی شرم آتی ہے۔ اب میاں بیوی کے تعلقات تو ایسے ہیں جن میں بعض پوشیدہ باتیں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ تو جھگڑا ہونے کے بعد ان کو باہر یا اپنے عزیزوں میں بیان کرنا صرف اس لئے کہ دوسرے فریق کو بدنام کیا جائے تا کہ اس کا دوسری جگہ رشتہ نہ ہو۔ تو فرمایا کہ اگر ایسی حرکتیں کرو گے تو یہ بہت بڑی بے حیائی اور خیانت شمار ہو گی اور خائن کے بارہ میں انذار آئے ہیں کہ ایک تو خائن مومن نہیں، مسلمان نہیں اور پھر جہنمی بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس کسی نے قرض اس نیت سے لیا کہ ادا نہ کرے گا تو میں اسے چور شمار کرتا ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 131)

اب دیکھیں حق مہر ادا کرنا مرد کے لئے کتنا ضروری ہے۔ اگر نیت میں

فتور ہے تو یہ خیانت ہے، چوری ہے''۔ (الفضل انٹرنیشنل 16 اپریل 2004ء)

بیوی کا غلام بننے کا طعنہ مت دو

''آج کل بعض لوگ صرف اس خیال سے بیویوں کا خیال نہیں رکھتے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی کا غلام ہو گیا ہے، بلکہ حیرت ہوتی ہے بعض لڑکوں کے، مردوں کے بڑے بزرگ رشتہ دار بھی بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی کے غلام نہ بنو۔ بجائے اس کے کہ آپس میں ان کی محبت اور سلوک میں اضافہ کرنے کا باعث بنیں۔ اپنے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں، دوسروں کے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں''۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 454)

عورت پر بلا وجہ ہاتھ اُٹھانا درست نہیں

''ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس خوبصورت نمونہ پر، اُس اُسوہ پر عمل کرتے ہیں؟ بعض ایسی شکایات بھی آتی ہیں کہ ایک شخص گھر میں کرسی پہ بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے، پیاس لگی تو بیوی کو آواز دی کہ فریج میں سے پانی یا جوس نکال کر مجھے پلا دو۔ حالانکہ قریب ہی فریج پڑا ہوا ہے خود نکال کر پی سکتے ہیں اور اگر بیوی بیچاری اپنے کام کی وجہ سے لیٹ ہوگئی تو پھر اس پر گرجنا، برسنا شروع کر دیا۔ تو ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں آنحضرت ﷺ سے محبت ہے اور دوسری طرف عمل کیا ہے، ادنیٰ سے اخلاق کا بھی مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور کئی ایسی مثالیں آتی ہیں جو پوچھو تو جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تو قرآن میں اجازت ہے عورت کو سرزنش کرنے

کی۔تو واضح ہو کہ قرآن میں اس طرح کی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے۔اس طرح آپ اپنی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے قرآن کو بدنام نہ کریں۔

گھریلو زندگی کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے،آپ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا نہ کبھی خادم کو مارا۔خادم کو بھی کبھی کچھ نہیں کہا۔

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آج کل دیکھیں ذرا ذرا سی بات پر عورت پر ہاتھ اٹھالیا جاتا ہے حالانکہ جہاں عورت کو سزا کی اجازت ہے وہاں بہت سی شرائط ہیں اپنی مرضی کی اجازت نہیں ہے۔چند شرائط ہیں ان کے ساتھ یہ اجازت ہے۔اور شاید ہی کوئی احمدی عورت اس حد تک ہو کہ جہاں اس کی سزا کی ضرورت پڑے۔اس لئے بہانے تلاش کرنے کی بجائے مرد اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور عورتوں کے حقوق ادا کریں''۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 448.447)

بے جا سختی اور مار پیٹ منع ہے

''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی عزت اور تکریم قائم کرنے کے لئے 14 سو سال قبل جو عظیم الشان تعلیم ارشاد فرمائی کہ نیک اور عمل صالح کرنے

والی عورت کے پاؤں کے نیچے جنت ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ جنت نظیر معاشرہ قائم کرنے اور نیکی وتقویٰ کے قیام میں عورت کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس کی گود میں بچے پروان چڑھتے ہیں۔آپ ﷺ نے عورت کے احساس و جذبات کا خیال رکھنے کے لئے عورت کو شیشہ کی مانند قرار دیا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ عورت سے نرمی کرنے اور حسن سلوک کی تعلیم ارشاد فرمائی۔ اس پر بے جا سختی کرنے اور مار پیٹ سے منع فرمایا''۔

(خطاب جلسہ سالانہ یوکے 29 جولائی 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 18 اگست 2006ء)

احمدی خواتین کے لئے نہایت قیمتی اور اہم نصائح

حضرت ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحبؓ

''اے میری بیٹی! بعض نصیحتیں تلخ ہوتی ہیں اور آج کی تہذیب نے اُن کو تلخ کر رکھا ہے۔مگر عورتوں کی اپنی بھلائی اور بہتری کیلئے اصولاً یہ ضروری ہے وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ نے مَردوں کا درجہ عورتوں سے بالا بنایا ہے اور مَردوں کو ان کا نگران اور محافظ مقرر فرمایا ہے۔دنیا کے بہت سے فساد صرف اس مسئلہ کے سمجھ لینے سے رفع ہو سکتے ہیں۔اور عورت کو بھی نہایت امن وچین کی زندگی حاصل ہوسکتی ہے۔

پس اے عورت! اے گزشتہ نسل کی بیٹی! موجودہ نسل کی بہن اور بیوی اور آئندہ نسل کی ماں! تیری خیر خواہی بھی اور فائدہ کے لئے تیرے پیدا کرنے والے اور تیری حقیقی فطرت کو جاننے والے خدا نے تیرے لئے بعض مفید اور اعلیٰ

قواعد تجویز فرمائے ہیں جن میں سے بعض باتیں ذیل میں لکھتا ہوں۔ تُو ان پرعمل کرتا کہ دنیا وآخرت میں سرخرو ہو۔''

پہلی بات یہ ہے کہ تو اپنے خدا کا درجہ اورعظمت دنیا کی ہر شے اور ہر عزیز سے بلند اور اعلیٰ سمجھ اور اُس کے اُن احکام کو جو اُس نے تجھ پر فرض کئے ہیں ہر ایک شخص کے حکم اور منشاء پر مقدم رکھ۔

خدا کے بعد تجھ پر تیرے خاوند کا حق ہے تو اس کی حتی الوسع فرمانبرداری کر۔

خاوند کی اطاعت کے بعد سب سے بڑا فرض تیرا یہ ہے کہ تو اپنی اولاد کی نیک تربیت کرے تا کہ تیری نیکی دائمی اور تیرے عمل باقیات الصالحات میں شمار ہوں۔

اگر ان تین باتوں پر بھی تیرا عمل ہو تو یقین کر لے کہ تو جنت کی حور، خدا کی پاکباز اور پیاری بندی اور دنیا کی رونق اور برکت ہے۔ اس کے بعد چند باتیں لکھتا ہوں جو تیری زندگی کو پُرامن رکھنے کے لئے کارآمد اور مفید ہیں۔

تو نامحرم مَردوں سے خواہ وہ تیرے قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں مصافحہ نہ کر، تو عبادت کو سوائے شرعی عذر کے کبھی نہ چھوڑ۔ تو اعتدال سے بڑھ کر زیب وزینت نہ کر۔ تو اپنے خاوند سے اس کی حیثیت سے زیادہ نہ مانگ۔ یاد رکھ تیرے حسن سے زیادہ تیرے اخلاق اور تیرے اخلاق سے زیادہ تیرا دین خدا کے نزدیک مرتبہ اور عزت رکھتا ہے۔ ایمان کے بعد تیری حیا اور عفت تیرے اصل جوہر ہیں۔ تو کسی نامحرم مرد کو بغیر خاوند کی اجازت کے اپنے گھر میں نہ آنے دے، تو کسی نامحرم مرد کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھ۔ نہ تنہائی میں نامحرم استاد سے

کوئی تعلیم حاصل کر۔تو اپنے خاوند کا مال اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کر۔(سوائے شرعی اجازت کے)

تو کبھی شرک نہ کر کیونکہ اس معاملہ میں عورتیں بڑی کمزور ہیں۔مثلاً تو مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر جا کر بھی کوئی مشرکانہ حرکت نہ کر۔جیسے پھول چڑھانا یا ان کی قبر کی مٹی کو بیماریوں کی شفا سمجھنا یا اُن سے غائبانہ دعا کرنا یا کوئی ایسی تعظیم کی حرکت کرنا جو خدا تعالیٰ سے مخصوص ہو۔تو نامحرموں کے سامنے اپنی زینت ظاہر نہ کر۔تیرے بال بھی تیری زینت ہیں،اور تیرا زیور بھی،تو اسقاط نہ کرا،تو اپنی لڑکیوں کو قتل نہ کر،تو شرعی پردہ اختیار کر تو مردوں والا لباس نہ پہن،تو بلا اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر نہ جا،تو بغیر اجازت اپنے شوہر کے نفلی روزے نہ رکھ۔تو دجّالیت اور مغربیت کو اپنے مقدس گھر میں گُھسنے نہ دے،تو اپنے پاکیزہ دل میں شریعت کے کسی حکم پر اعتراض نہ ہونے دے۔تو یورپین عورتوں کی تقلید میں اپنے اور اپنی لڑکیوں کے بال نہ کٹوا،تو لڑکیوں کی پیدائش پر یا کسی عزیز کی موت پر ناشکری کے الفاظ منہ سے نہ نکال،نہ خدا پر ناراض ہو۔

تو فحش لٹریچر اور افسانے پڑھنے سے پرہیز رکھ،ورنہ باطنی بدکاری تیری پاک دامنی کو نجس کر دے گی۔تو اپنی زینت دکھانے کے لئے ایسا برقعہ نہ بنا جو بجائے خود زینت ہو۔تو اپنا برقعہ نصف ساق تک اُونچا بنا تا کہ ریل گاڑیوں اور سیڑھیوں پر چڑھتے وقت اُلجھ کر نہ گرے۔تیرے کپڑے اتنے چُست اور باریک نہ ہوں جن میں تیرے بدن کی بناوٹ اور تیرے اعضاء کی بے پردگی ظاہر ہو۔

تیری ناکتخدا لڑکیوں کی ساری خط و کتابت تیری نظر سے گزرنی ضروری ہے۔تو جب کسی غیر مرد سے بات کرے تو مردانہ وار کر نہ کہ لجاجت کے ساتھ۔تو اپنے خاوند پر حتی الوسع بدظنی نہ کر۔تو غریب محتاج اور ادنیٰ ذات کی عورتوں کے ساتھ کشادہ پیشانی سے پیش آ۔اور اُن پر تکبر نہ کر، تو اپنے گھر کے اخراجات میں اسراف نہ کر۔اللہ تعالیٰ تجھے ان نصیحتوں کے ماننے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔(آمین)

''اے احمدی خاتون! تو احمدیت کی سچی خادم بن۔خود اپنی زندگی سدھار اور اپنے رشتہ داروں، اپنے عزیز واقارب، اپنی سہیلیوں اور اپنی اولاد کی بہتری اور بھلائی میں ہر وقت مصروف رہ۔اولاد کی بہترین تربیت اور خاوند کی پوری خدمت تیرا سب سے اہم اور پہلا فرض ہے۔جتنی بڑی رسوم، توہمات اور خلافِ شرع باتیں تیرے گھرانے میں اور تیرے خاندان میں پائی جاتی ہیں سب کو آہستہ آہستہ دُور کرنے میں تو اپنی انتہائی کوشش خرچ کر۔

تو قرآن کے مطالعہ کیلئے روزانہ ضرور اپنا کچھ وقت نکال۔کیونکہ ایمان کی حلاوت اور یقین کی روشنی قرآن ہی سے حاصل ہوتی ہے۔تو حضور ﷺ کی احادیث بھی ضرور پڑھا کر کیونکہ وہ آنحضور ﷺ کا فرمان اور قرآن کی بہترین تفسیر ہیں۔تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی ضرور دیکھا کر جو عجیب وغریب بصیرت حضور اقدس کی کتابوں سے حاصل ہوتی ہے اور اُن کے پڑھنے سے جو محبت آنحضرت ﷺ سے پیدا ہوتی ہے اور جو تعلق خدا سے پیدا ہوتا

ہے وہ اپنی حیثیت میں بے نظیر ہے۔تو (حضور) کے خطبات اور حضور کی تقریریں بھی باقاعدہ پڑھا کر۔اُن سے تجھے صفائی قلب اور دینی واقفیت میں بڑی مدد ملے گی۔

تو اخبار الفضل کا بالالتزام مطالعہ کیا کر کیونکہ سلسلہ احمدیہ کی خبریں اور منتخب دینی مضامین اور دلچسپ مذہبی مقالے اس سے بہتر اور کہیں نہیں مل سکتے۔تو ہمیشہ دعا میں لگی رہ۔اور پنج وقتہ نماز کو دلی شوق سے ادا کر۔بُرائی ،غیبت اور بہتان سے کوسوں دور بھاگ۔تیری زبان پر ہر وقت خدا کا ذکر ہو۔یا نبی کریم ﷺ پر درود بھیج۔تو کوشش کر کہ اپنے تمام افعال میں احمدیت کا سچا نمونہ بنے اور تیرے اعلیٰ نمونہ کو دیکھ کر تیری سہیلیاں اور تیری ملنے والیاں احمدیت کی والہ وشیدا بن جائیں۔اور اس طرح تو بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔اور اللہ تعالیٰ اپنے ہر قسم کے فضل تجھ پر کرے۔'' (آمین)

آخری نصیحت یہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے ماتحت اپنے خاوند کو خوش اور راضی رکھو۔جس کے لئے تم نے اپنے پیارے ماں باپ ،بہن بھائی اور رشتہ داروں کو چھوڑا اور اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تعلیم وتربیت کرو۔خدا تعالیٰ ہم سب کو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

اقتباسات از ''کرنہ کر''

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ

1۔ تو اپنی شادی کے وقت اپنا کفو تلاش کر۔

2۔ یادرکھنا کہ نکاح کی غرض بیوی کا حاصل کرنا ہے نہ کہ مال کا۔

3۔ اے خاتون تو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جا۔

4۔ اے خاتون یادرکھ کہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت بخشی ہے۔

5۔ اے مرد تو یادرکھ کے بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرنا تیرا فرض ہے۔

6۔ اے خاتون تیرا کام خدا تعالیٰ کی عبادت، خاوند کی اطاعت اور بچوں کی تربیت ہے۔

7۔ تو عموماً اپنی بیوی سے الگ بودو باش نہ رکھ (سوائے مجبوری کے)

8۔ اے ساس تو بہو کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کر۔

9۔ اے بہو تو ساس کے ساتھ عزت کا برتاؤ کر۔

10۔ تو نکاح تقویٰ کے قیام اور نیک اولاد کے حصول کے لئے کر۔

11۔ جب تو شادی کرے تو ہر ایک خوبی والی عورت تلاش کر مگر دین کو مقدم رکھ۔

12۔ تم اپنی عورتوں کو میلوں اور محفلوں میں مت بھیجو اور ان کو ایسے کاموں سے بچاؤ کہ جہاں وہ ننگی نظر آویں ۔تم اپنی عورتوں کو زیور چھنکارتے ہوئے خوشی اور نظر پسند لباس میں کوچوں اور بازاروں اور میلوں کی

سیر سے منع کرو۔ اور ان کو نامحرموں کی نظر سے بچاتے رہو۔ تم اپنی عورتوں کو تعلیم دو۔ اور دین اور عقل اور خدا ترسی میں ان کو پختہ کرو۔ اور اپنے لڑکوں کو علم پڑھاؤ۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

13۔ اے خاتون تو نامحرم مرد کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھ۔

14۔ اے خاتون تو نامحرم مردوں کو بغیر اپنے خاوند کی اجازت کے گھر میں نہ آنے دے۔

15۔ تو نوجوان بیوہ عورت کی شادی میں کوشاں رہ۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا ایک نادر خط

تقریب رخصتانہ کے موقع پر چند قیمتی نصائح

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنی پیاری صاحبزادی محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر چند قیمتی نصائح پر مشتمل ایک خط تحریر فرمایا۔ یہ نادر خط پہلی بار 12 اکتوبر 1961ء میں الفضل میں شائع ہوا تھا۔

میری پیاری بچی طیبہ! خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو

السلام وعلیکم ورحمته الله وبرکاته

آج تم ہم سے جدا ہوتی ہو۔ طبیعت میں دو متضاد جذبات کی کشمکش ہو رہی ہے۔ ایک طرف تمہاری شادی کی خوشی ہے اور اس بات کی خوشی ہے کہ ایک شریف ترین خاندان میں تم بیاہی جا رہی ہو۔

دوسری طرف تمہارے جانے کا صدمہ ہو رہا ہے۔آنکھوں میں تمہارے بچپن سے جوانی تک کے واقعات پھر جاتے ہیں ۔تم میرے گلستانِ اُمید کی بہترین کلی تھیں ۔ایک وقت تھا سرخ وسفید بھولا بھالا گوشت کا لوتھڑا مجھے اس قدر پیارا اورعزیز تھا کہ دنیا کی ہر چیز اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتی تھی ۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے اور بھی تمہارے بہن بھائی دیئے لیکن ان کے آنے سے تمہاری محبت میں کمی نہیں آئی ۔مَیں نے تم کو لڑکوں سے کچھ کم نہیں سمجھا۔جس نے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور مہربانی سے تمہاری تعلیم وتربیت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی اور حتی الامکان تمہاری ضروریات کو اپنے آرام و آسائش پر مقدم رکھا۔اس کی یہ وجہ نہیں کہ تم میری اولاد تھیں بلکہ تم سب بہن بھائیوں کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام تصور کیا۔

تمہاری والدہ سے شادی کرنے کی سب سے بڑی خواہش اور آرزو تھی کہ مَیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی اور جسمانی جزو بن جاؤں ۔میری خواہش کی تکمیل نہیں ہوسکتی تھی جب تک کہ تم لوگ دنیا میں نہ آتے ۔اس خواہش کا سب سے پہلا ثمر تم ہی ہو۔اس لئے جو محبت مجھے تم سے پیدا ہوئی مَیں اس کو آج تک اسی طرح محسوس کرتا ہوں ۔ایسی حالت میں تم خود اندازہ کرسکتی ہو کہ کسی کے حوالے کر دینا میرے لئے کس قدر تکلیف اور صدمہ کا موجب ہوسکتا ہے۔لیکن قانون قدرت اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں تم کو اپنے سے جدا کرنے پر مجبور ہوں اور ایک شریف ترین شخص کے تم کو سپرد کرتا ہوں ۔ مجھے امید

ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا اس کے دادا نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا۔

شرافت اور بزرگوں سے وابستگی سب سے بڑا بندھن ہوتی ہے۔ اللہ کرے تمہارا میاں میری حسن ظنیوں کو پورا کرنے والا ہو۔ تم دونوں نہایت پاکیزہ اور پیار و محبت کی زندگی بسر کرو۔ تم دونوں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہو۔ دین و دنیا کی فلاح حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت، رحمت اور فضل کا سایہ پیہم میسر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے اہل و مورد تم ہمیشہ بنے رہو۔ حضور علیہ السلام کی تعلیم اور انکا اسوہ تمہارے لئے مشعلِ راہ ہو۔ اللہ کرے تم دونوں کے جوڑ سے وہ گوہرِ مقصود دنیا میں ظاہر ہو جس کے آنے پر دینی ترقی مقدر ہے۔ جس نے ایک بار پھر دنیا کو ورطۂ ظلمت سے نکال کر نورانی دنیا میں بسا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری ان دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اس نے میرے لئے انہونی کو ہونا کر کے دکھا دیا۔ اس لئے کوئی مشکل نہیں کہ ذرۂ ناچیز کو ثریا تک رفعت دے۔ اس کے فضلوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین

اَب تم ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہو۔ اللہ کرے کہ یہ دور پہلے دور سے زیادہ مبارک ہو لیکن انسان جب زندگی کے ایک دور کو چھوڑ کر دوسرے دور میں داخل ہوتا ہو تو اس میں کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابتداء کی معمولی سی لغزش اکثر اوقات ساری عمر کی پشیمانی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے نئے دور میں قدم رکھتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اب

تمہارا بہت سے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑنا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔ بعض بزرگوں کے لئے اپنے خیالات اور جذبات کو قربان کرنا ہوگا۔ اور بعض افراد کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار و محبت کے جذبات پیدا کرنے ہونگے تا کہ نئے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔ بہر حال یہ ایک بڑا امتحان ہے۔ یہاں تم ان لوگوں میں تھیں جو تم کو اپنے آرام و آسائش پر مقدم رکھتے تھے۔ اب تم ان لوگوں میں جارہی ہو جن کا تم کو بھی خیال رکھنا پڑے گا۔ تم شریف خاندان اور نیک ماں باپ کی سمجھدار بیٹی ہو۔ تم کو زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض وقت یاددہانی کام آجاتی ہے۔ اس لئے تمہارے فائدہ کے لئے چند باتیں تحریر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تم کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جانا چاہیئے۔

اس نئے دور میں کامیاب رہنے کے لئے اس سے استقامت طلب کی جائے اس کا یقینی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر مشکل کے وقت وہ تمہاری رہنمائی کے لئے آن پہنچے گا۔ اور اپنی تائید و نصرت کے ساتھ تمہارا حامی و مددگار ہوگا۔ اس کے بعد تم حتی الامکان وہ طرز اختیار کرنے کی کوشش کروگی۔ جس سے سب کو اپنا گرویدہ کر لو اور ہر ایک کے ساتھ محبت کیساتھ پیش آؤ۔ کسی کی ریس نہ کرو۔ رشتہ داروں کے دکھ درد میں شریک رہو تا کہ تمہارا دکھ درد وہ اپنا دکھ درد محسوس کریں۔

سچی خیر خواہی انجام کار دشمن کو بھی اپنا بنا دیتی ہے۔ اور یہاں تو تم اپنے عزیزوں میں جارہی ہو۔ لیکن اس اَمر کا خیال ضرور رہے کہ اس قدر اپنے آپ کو

مٹا لو کہ دوسرے تمہاری ہستی کو ہی نہ محسوس کر سکیں۔ انسان کو اپنی عزت نفس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ جو اپنی عزت خود نہیں کرتا دوسرے بھی اس کی عزت نہیں کرتے۔ اس لئے تسلیم اور رضا میں خودداری کا پہلو ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ تم کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ نکما اور بیکار آدمی دوسروں پر بار گر جاتا ہے اس کے لئے کام کرنا اور خدمت کرنا اپنا شیوہ بنا لو۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ انسان کی حالت دنیا میں ایک جیسی نہیں رہتی تنگی، ترشی دونوں پہلو لگے ہوئے ہیں۔ تنگی میں صبر کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے اللہ کی نصرت، صبر وشکر کے ساتھ طلب کرتے رہو اور ایسی حالت میں اپنے مطالبات سے اس کو تنگ نہ کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آ جائے۔ لیکن ایسی حالت میں ایسی قناعت نہیں چاہیئے کہ بے کار ہو کر بیٹھے رہو۔ خود بھی اور میاں کو بھی خدا کے آگے جھکائے رکھو۔ اور کام کرنے اور محنت کی ترغیب ان کو دیتی رہو۔

تمہاری امی اس معاملہ میں بہترین نمونہ ہیں۔ تم نے خود دیکھا ہے کہ کس قدر تنگی انہوں نے میرے ساتھ اٹھائی۔ لیکن اس وقت کو نہایت وفا اور محبت کے ساتھ گزار دیا۔ ایک طرف تو تسلیم و رضا تھی اور دوسری طرف مجھے کام کرنے اور باہر نکل جانے کی ترغیب دیتی تھیں آخر اس صابر و شاکر ہستی کی دعاؤں کو اللہ نے سنا۔ ایک طرف مجھے کام کرنے پر آمادہ کر دیا دوسری طرف ان کی دعاؤں کو اللہ نے اپنی رحمت اور فضل کے دروازے میرے اوپر کھول دیئے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی امی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گھر میں مختلف قسم کی تکالیف بھی

آئیں، تنگیاں بھی آئیں لیکن اس خدا کی بندی نے اپنے میکے میں ان تکالیف کا کبھی ذکر بھی نہ کیا۔ خود اپنے نفس پر سب کچھ برداشت کیا۔ لیکن دوسروں کو اپنی تکلیف میں شامل کرنا گوارہ نہ کیا۔ وقت تھا گزر گیا۔

میری بچی! بڑی خوشی ہوگی تم بھی اپنی امی کی طرز ہی اختیار کرو۔ وہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ اللہ کرے کہ تم کبھی تنگی نہ دیکھو۔ لیکن فراخی میں کبھی غریبوں کی ضرورت کو نہ بھولو۔ اپنی ضروریات پر حتی الامکان ان کو مقدم رکھو۔ تم ایسے گھر جارہی ہو جس کا کام ہی مخلوق اور غرباء کی خدمت کرنا ہے۔ اگر تم نے یہ خدمت اپنے ذمہ لے لی تو ہمیشہ مخدوم بنی رہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرنے میں ہی عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک عظیم الشان خسر دیا ہے۔ اس کی خوشنودی اور خدمت کر کے دین و دنیا کی فلاح حاصل کرسکتی ہو۔

اللہ تعالیٰ کے آگے تسلیم و رضا کے ساتھ جھک رہنا چاہیئے۔ باوجود دعاؤں کے اگر وہ کوئی فیصلہ صادر فرمادے تو اس کو نہایت صبر شکر سے قبول کرنا چاہیئے۔ اس نئے دور میں اکثر اوقات میاں بیوی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں تم کو چاہیئے کہ اللہ کی محبت کو ہر ایک کی محبت پر مقدم رکھو۔ اس نے جو فرائض تم پر عائد کئے ہوئے ہیں۔ ان کو ہمیشہ مقدم کرو۔ اپنی زندگی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے گزارو۔ تم دیکھو گی کہ وہ کلی طور پر تمہارا ہو جائے گا۔ جب وہ تمہارا ہو گیا تو تم کو کسی کی کیا پرواہ۔ سب خود بخود تمہارے ہو جائیں گے۔ اب میں پیار و محبت بھرے جذبات پر اس خط کو ختم کرتا ہوں۔ تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

مکرر آنکہ میں لکھنا بھول گیا کہ حضرت اماں جانؓ ہمارے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ان کی دعائیں اور محبت حاصل کرنے کی از حد کوشش کرو یہ نہ پرواہ کرو کہ کسی وقت وہ کسی طرف توجہ ہونے کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتی بلکہ اپنی خدمت سے اور محبت سے ان کو اپنا بناؤ اور ان کی دعائیں لو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری اَز حد نیک نصیبی ہوگی ۔وہ بیمار رہتی ہیں تم ان کے قریب ہوگی ان کی خدمت کرنا تم کو اپنا شیوہ بنالینا چاہیئے ۔اللہ تعالیٰ تم کو ہر نیک کام کرنے کی توفیق دے۔آمین''

فقط خاکسار

محمد عبداللہ خان